سوال

عیسی علیہ السلام کے بارہ میں قرآن مجید کی خبر کے متعلق شبہ کے متعلق !!

جواب

الحمد للہ

شائد ہمیں یہاں یہ بات دہرانی پڑھ رہی ہے کہ : ہم اس پر متنبہ کرتے ہیں کہ جن انجیلوں یا کتاب مقدس کے متعلق ہم بات کررہے ہیں اور جو لوگوں کے پاس آج موجود ہے وہ اس کے علاوہ اور چیز ہے جو اللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندے اور رسول عیسی بن مریم علیہ السلام پر نازل کی تھی، وہ جو اللہ تعالی کی جانب سے نازل کی گئی ہے جب کوئی اس کے ساتھ کفر کرے یا اس میں سے کچھ کا کفر کرے تو کسی ایک کا بھی ایمان صحیح نہیں ہوسکتا، اور اس پر سوال نمبر (47516) کے جواب میں تنبیہ کی جا چکی ہے

اس کے علاوہ یہ اور حکمت بالغہ کی بنا پر ابھی تک ہاتھوں کی تحریف اور زبان کی کجی اس کتاب سے کھیل رہی ہے، اور زمانہ قدیم سے اس کے ساتھ زمانے کی ہیر پھیر اور حوادث ایام اس پر زیادتی کررہے ہیں حتی کہ یہ اصلی اور الہی کتاب ضائع ہوچکی اور لوگوں کے ہاتھوں سے ختم ہوچکی ہے، اور اس وقت لوگوں کے ہاتھوں میں صرف وہی چیز ہے جو تثلیث اور شرک کے اندھیروں کا ملغوبہ ہے اور توحید کی چمک بھی ہے اس میں جھوٹ اور تحریف ایک زمانے سے دوسرے زمانے تک چل رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صدق اور انبیاء کے علم کے آثار بھی ہیں.

مسلسل کھیل اور لمبی مدت کی وجہ سے یہ بہت مشکل بلکہ مستحیل ہے کہ کوئی شخص اس کتاب میں سے کسی چیز کو قطعی جھوٹ یا قطعی سچ کہے لیکن جب اس سے قبل حق کی تصدیق کرنے والی اور جو اس کے سامنے تصدیق کرنے والی اس کتاب پر پیش کیا جائے جس کا نور الہی جہالت اور خواہشات کے ساتھ نہیں ملا، اور نہ اس کا خالص سچ کسی جھوٹ یا کسی غلطی کے ساتھ خلط ملط ہوا ہے اور یہ کتاب قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتی جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے خود لے رکھا ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں الحجر (9)

اس قوم کے ایک بڑے راہنما اور کتاب مقدس کا دفاع کرنے والے نورٹن نے جرمنی کے کچھ لوگوں کے کتاب مقدس پر اعتراضات سے کتاب مقدس کا دفاع کرنے کی کوشش کی تو وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوا کہ اس دور میں جھوٹ سے سچ کو پہچاننا بہت مشکل ہے !!

اور یہاں سے ہم سوال کے موضوع کی طرف منتقل ہو کر کہتے ہیں :

جو کوئی شخص بھی قرآن مجید پر ایمان نہ لائے اس کے لئے کوئی ایسی صحیح کتاب نہیں جس پر وہ ایمان لائے، اور جو کوئی بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وسچائی اور دین اسلام کی صحت میں طعن کرے اس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنے اس دین کے صحیح ہونے کی کوئی دلیل دے سکے جس دین پر وہ کاربند ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے متعلق جو کچھ بتایا ہے جو شخص بھی اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور ان پر آسمان سے نازل کردہ وحی پر طعن کرے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کئی ایک ایسے معجزے ظاہر ہوئے جو ان کے قول کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں، اور وہ پوری زندگی اپنے دشمنوں کو کتاب اللہ جو ان کے رب کی وحی کی طرف منسوب کی جاتی ہے کے ساتھ چیلنج کرتے رہے کہ وہ اس کتاب کی طرح یا اس میں سے کچھ حصہ کی طرح ہی بنا لائیں، بلکہ سب انسانوں اور جنوں کو یہ چیلنج کیا

کہ وہ سب جمع ہوکرایک دوسرے کی مدد کرکے اس قرآن کی طرح لے آئیں

فرمان باري تعالی ہے :

کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کی مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ممکن نہیں ہے گو وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں الاسراء (88)

اتنی مدت اورایام گزرنے جانے کے باوجود آج تک یہ نہیں ہوسکا اور نہ ہی کوئی اس کی مثل لاسکا ہے ، باوجود اس کے کہ دشمنان اسلام نے اس کی بہت مخالفت کی اور یہ تمنا رہی ہے کہ اس کا جھوٹ ثابت کرسکیں ، لیکن کہاں اور کیسے ، یہ کبھی نہیں ہوسکتا !!

پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دشمنوں کے خلاف فتح حاصل کرکے منصور رہے اور یہ کافر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت اور دلیل کو باطل نہیں کرسکے ، اور نہ ہی آج تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر میں کوئی جھوٹ پاسکے ہیں ، اگرچہ وہ لوگوں سے بات چیت ہی کیوں نہ ہو اس میں کوئی جھوٹ نہیں پاسکے چہ جائیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس رب پر جھوٹ بولتے جس نے انہیں رسول بنا کر مبعوث فرمایا

افسوس کہ جب وہ اس سب کچھ میں طعن و تشنیع کرتے ہیں تو پھر ان کے اس " الہام " کے صحیح ہونے کی دلیل کہاں ہے جس پر وہ اعتماد کرکے اپنی کتابوں کی تصدیق کرتے ہیں ، باوجود اس کے کہ وہ یہ دعوي نہیں کرتے کہ یہ سب انجیلیں عیسی علیہ پر نازل ہوئی یا پھر انہوں نے لکھیں یا لکھوائی ہوں یا پھر ان کی زندگی میں ہی لکھی گئی ہیں !!

یہ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ ان چاروں انجیلوں کے لکھنے والوں کی شخصیت کے بارہ میں کوئی حقیقی دلیل بھی نہیں ملتی کہ وہ کون تھے اور ان کی سیرت اور زندگی کیسی تھی ، اور جو کچھ انہوں نے لکھا کیا وہ وحی الہی تھا یا کہ الہام جیسا کہ وہ کہتے ہیں ، یا پھر یہ ان کے افکار کی اختراع اور ان کے شیطانوں کی طرف سے وحی تھی

کتاب مقدس کا ایک بہت بڑا مفسر ھاورن کہتا ہے :

(جب یہ کہا جائے کہ کتب مقدسہ اللہ کی جانب سے وحی کردہ ہیں تو اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر لفظ اور ساري عبارت اللہ کی طرف سے الہام کردہ ہے ، بلکہ مصنفین کی بات چیت کے اختلاف اور ان کے بیانات مختلف ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اجازت تھیں (؟ !)] یعنی ان کے لیے اس کی اجازت تھی [کہ وہ اپنی طبعیت اور عادات اور مفہوم کے مطابق لکھیں اور یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ہر معاملہ جسے بیان کیا وہ انہیں الہام کیا گیا تھا یا ہر حکم جو وہ دے رہے ہیں وہ الہام کردہ تھا) .

برطانوي دائرۃ المعارف نے اس الہام کے متعلق علماء نصاري اور ان کے باحثین کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے :

کہ آیا کیا سب کتاب مقدس میں جوکچھ درج ہے وہ الہامی ہے کہ نہیں ؟ پھر اس میں ہی ایک جگہ (20/19) میں اس پر تعلیق چڑھاتے ہوئے کہتے ہیں :

(وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اس میں درج ہر قول الہامی ہے ، وہ اپنے اس دعوي کو آساني اور سھولت سے ثابت کرنے پر قادر نہیں ہیں)

اور ہم یہ کہتے ہیں کہ : آساني و سھولت کی بجائے صعوبت اور مشکل کے ساتھ بھی نہیں کرسکتے !!

ان انجیلوں میں دسیوں جگہ کا ایک دوسرے کے مخالف ہونا اور ایک دوسرے سے اختلاف کرنا ، اور دسیوں تاریخیوں غلطیوں اور ان جھوٹی خبروں کو دیکھتے ہوئے جو آج تک پوري نہیں ہوئیں فریڈک گرانٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ : (عہد جدید ایک غیر متجانس کتاب ہے ، اس لیے کہ یہ بہت سے اختلافات کا مجموعہ ہے اور اس کے اول سے لیکر آخر تک کوئی ایک نظریہ پر مشتمل نہیں بلکہ کئی ایک مختلف نظریات کی حامل ہے)

اور امریکی دائرہ معارف کا کہنا ہے کہ :

(تین متشابہ انجیلوں اور چوتھی انجیل کے مابین کئی ایک ناحیوں سے تناقضات کی بنا پر بہت اہم اور انتہائی مشکل یہ ہے ان میں بہت عظیم اختلاف پایا جاتا ہے، حتی کہ یہ اختلاف اس درجہ تک ہے کہ اگر متاشبہ انجیلوں کو موثوق اور معتبر ذرائع سے صحیح شمار کرلیا جائے تو اس بنا پر یہ لازم آتا ہے کہ انجیل یوحنا صحیح نہیں) .

یہ اس اعتبار سے کہ ان انجیلوں میں انجیل یوحنا ہی ایسی انجیل ہے جو عقیدہ تثلیث کو بہت شدت سے ثابت کرتی ہے، بلکہ وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ انجیل تالیف ہی اسی عقیدہ کی بنا پر کی گئی ہے جس عقیدہ سے دوسري انجیلیں خالی ہیں، اور اس کے بارہ میں لوگوں کا اختلاف قطعی ہے !!

اور کیتھولک گرجا جوکہ الہامی عقیدہ پر بہت شدت سے عمل پیرا ہے کہ کتاب مقدس کی اصل الہام ہے، اس نے بھی ویٹیگن کے مجمع (اکیڈمی) میں سن (1869-1870) میلادي میں اس پر مہر تصدیق ثبت کی اور پھر ایک صدي کے بعد یہی حقائق سامنے آئے کہ اس کا اعتراف کرلیا جائے اور ویٹیگن میں ہی دوسري مسکونی مجمع (مجمع اس تالیف کو کہتے ہیں جسے نصاري نے دینی امور کےلئے منظور کیا ہو) جوکہ (1962-1965) میں ہوئی یہ اعتراف کیا گیا کہ :

یہ کتابیں بہت سی غلط اشیاء اور کچھ باطل پر مبنی ہیں، جیسا کہ فرانسیسی ریسرچ کرنے والے ڈاکٹر مورس بوکائی جوکہ بعد میں مسلمان ہوگئے تھے نے بیان کیا ہے

پھر یہ بات بھی ہے کہ جس کسی نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک معجزہ اور ان کے حالات اور سیرت جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دلالت کرتی ہے کو جھٹلایا وہ ان انجیلوں کے لکھنے والوں جوکہ مزعوم رسول مانے جاتے ہیں کے معجزوں کو کیسے ثابت کرسکتا ہے یا پھر انہیں ان کے دعوی الہام میں کیسے مدلل مان سکتا ہے ؟ !

ان کے گمان کے مطابق کتاب مقدس کی گواہی کی دلیل سے الہام کا دعوي اور اس میں جوکچھ ان کے معجزات کا ذکر ہے وہ سچا ہے، اور کتاب مقدس اور اس میں جوکچھ ہے وہ سچ ہے کیونکہ یہ الہام ہے !!

تو اس طرح ان کا استدلال باطل کی جانب جاکر ختم ہوجاتا ہے، جیسا کہ ریس سے اپنے دائرہ معارف میں بعض محققین سے ذکر کیا ہے : لھذا کتاب مقدس صحیح ہے اس لیے کہ یہ الہام ہے اور ان کا الہام سچا ہے کیونکہ کتاب مقدس اس کی گواہی دیتی ہے !!

اور جس نے قرآن مجید جوکہ تواتر کے ساتھ منقول اور زمین کے مشرق ومغرب میں پھیلا ہوا ہے اور نسل در نسل چل رہا ہے اور کتابت اور حفظ کے اعتبار سے محفوظ ہے اس کا کوئی ایک نسخہ بھی مختلف نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی تعارض پایا جاتا ہے، جس نے بھی اسے جھٹلایا وہ اس انجیل کو کیسے ثابت کرسکتا ہے جس پر وہ اعتماد کرتا پھرتا ہے ؟ جس کا وفات مسیح سے دوصدي قبل صرف اشارہ ہی ملتا ہے چہ جائیکہ وہ بعینہ موجود ہو، جیسا کہ جرمنی کے نورٹن کا کہنا ہے

پھر چوتھی صدي میں عیسائیوں پر جو مصائب اور تکالیف آئیں ان کے گرجے منہدم کردیے گئے اور کتابیں جلادي گئیں جس کی بنا پر اس کے بعد پائی جانے والی کتابوں کی ثقاہت ختم ہوگئی، اس ظلم وستم اور چھپ جانے والی مدت میں یہ کتابیں کس کے پاس تھیں اور کب ملیں، ہم تک کیسے پہنچیں، اور کس طرح، کس طرح ..... اس کے بارہ میں بہت سے سوالات ہیں جو گردش کررہے ہیں، اور برطانوي دائرۃ المعارف نے اس کی تعبیر کچھ اس طرح کی ہے :

(چاروں انجیلوں کی قانونی حیثیت حاصل ہونے کے بارہ میں ہمارے پاس کوئی یقینی معلومات اور معرفت نہیں ہیں اور نہ ہی اس جگہ کے متعلق کوئی معلومات ہیں جہاں یہ فیصلہ ہوا)

اور اس مترجم کے متعلق معلومات کی جہالت جس نے اسے اصلی زبان سے اس زبان میں ترجمہ کیا اس کے علم اور دین کے متعلق کیا معلومات ہیں اور کیا وہ اس کا اہل بھی تھا کہ نہیں آیا اس کا علم اور دین اس کام کےلئے کافی تھا اور ہم اس کی تاکید کیسے کریں کہ اس نے جوکچھ نقل کیا ہے کیا وہ واقعی صحیح ہے، یہ سب کچھ ایک اور رنگ ہے !!

(اس جواب میں ہم نے جوکچھ اجمالا بیان کیا ہے اس کی تفصیل کےلیے آپ شیخ رحمت اللہ ہندي کی کتاب اظہار الحق اور شیخ محمد جمیل غازي کی کتاب مناظرۃ بین الاسلام والنصرانیۃ

اور دوسري كتابوں كا مراجعہ كريں)

اللہ تعالى ہميں اور آپ كو صراط مستقيم كى ہدايت نصيب فرمائے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 12637